نواز اسلامک اکیڈمی کے تحت ہونے والا

سات روزہ دورہ نحو

تھوڑے وقت میں مکمل تفصیل کے ساتھ، جامع انداز میں نحو سیکھنے کا بہترین زریعہ

معلم کورس: احمد نواز قادری عطاری

(1) سبق: عامل کی مکمل تفصیل اور پہچان کا طریقہ

(2) سبق: معمول کی مکمل تفصیل اور پہچان کا طریقہ

(3) سبق: وجوہِ اعراب کے لحاظ سے اسم متمکن کی اقسام

(4) سبق: اسم، فعل، حرف کی مکمل تقسیمات

(5) سبق: نحو کا مکمل اجراء۔ (6،7) سبق: قواعد النحو

اکیڈمی چینل کا لنک

https://whatsapp.com/channel/0029Vb69qvALI8YXwUCZQp0U

0302-4154930
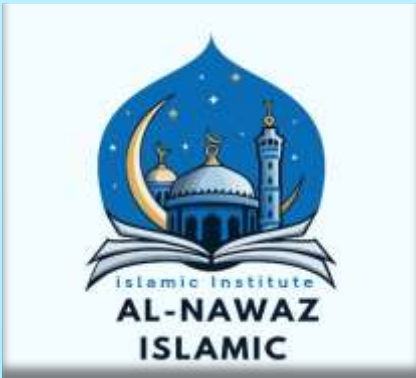
کلمات آغاز

الحمد للہ تعالیٰ طلبا و طالبات کے اصرار پر نواز اسلامک اکیڈمی کے تحت سات روزہ دورہ نحو کروایا گیا، جو (13-07-2025) کو اختتام پزیر ہوا۔ کورس کے اختتام پر طالبات کو باقاعدہ اسناد بھی دی گئیں۔ اس کورس میں طلبا کی بانسبت طالبات نے زیادہ دلچسپی لی اور محنت کے ساتھ ہر لیکچر کو سنا، مشق کو حل کیا۔ بعض نے تو باقاعدہ اسباق کو مکمل لکھ کر بھی بھیجا۔ انہیں لکھے ہوئے اسباق کو کچھ اضافہ و ترمیم کے ساتھ آپ کے سامنے پیش کیا جارہا ہے۔ اللہ جل شانہ ان تمام احباب کے اخلاص اور محنت کو قبول فرمائے جنہوں نے جس طرح بھی اس کورس میں اپنی خدمات سرانجام دیں، اسباق کو لکھا، بعض نے کمپوز کر کے دیا، کچھ نے اسناد بنا کر دیں۔

بنتِ شہزاد اور بنتِ نور محمد

ان طالبات نے یہ کورس قلمی صورت میں لکھ کر دیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی یہ سعی اپنے بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین

دعا کا طالب: العبد الضعیف احمد نواز قادری عطاری جلالی فریدی

فہرست مضامین

سات روزہ دورہ نحو

(1)سبق: عامل کی مکمل تفصیل اور پہچان کا طریقہ

نحو بنیادی طور دو چیزوں پر مبنی ہے، دو اشیاء پر منحصر ہے: پہلے چیز عامل اور دوسری معمول ہے۔

عامل کی تفصیل:

علم النحو میں عامل کا بہت اہم کردار ہے، اسی کی وجہ سے کلمہ کے آخر میں کبھی رفع، نصب، جر اور کبھی جزم آتی ہے۔ یہی ہمیں بتاتا ہے کہ اس کلمہ کو مرفوع پڑھنا ہے، فلاں منصوب ہے اور فلاں محل جر میں ہے۔ لہذا ضروری ہے کہ ہم پہچانیں اُن عوامل کو جو رفع دیتے ہیں، کونسے نصب دیتے ہیں اور کن کی وجہ سے کلمہ کے آخر میں کسرہ آتی ہے۔ یاد رکھیں! عامل کی ابتداءً دو قسمیں ہیں:

(1) عامل لفظی　　　**(2) عامل معنوی**

(2)عامل معنوی:

عامل معنوی دو ہیں:

(1) فعل مضارع کا نواصب و جوازم سے خالی ہونا۔ یعنی فعل مضارع کے شروع میں چار حروف ناصبہ (اَن، لن، کئی، اِذن) میں سے کوئی نہ ہو اور نہ ہی پانچ حروف جازمہ (لَم، لَمّا، لامِ امر، لائے نہی، اِن شرطیہ) میں سے کوئی ہو۔ جیسے: یضربُ (مارتا ہے یا مارے گا وہ ایک مرد)

فائدہ: مذکورہ صورت میں فعل مضارع عامل معنوی کی وجہ سے حالت رفع میں ہو گا۔ اور اگر اس کے شروع میں حروف نواصب میں سے کوئی ہو تو پھر حالت نصبی میں ہو گا جیسے: لن یضربَ۔ اور اگر مضارع کے شروع میں حروف جازمہ میں سے کوئی تو پھر محل جزم ہو گا جیسے: لم یضربْ

فائدہ: مضارع کے تین اعراب ہیں: رفع، نصب، جزم۔

(2) ابتدا:

یعنی مبتدا اور خبر کا عوامل لفظیہ سے خالی ہونا جیسے: زید قائم

فائدہ: عامل معنوی کا معمول ہمیشہ محل رفع میں ہوتا ہے۔

(1) عامل لفظی:

عامل لفظی کی تین قسمیں ہیں:

(1) حروف عاملہ (2) افعال عاملہ (3) اسمائے عاملہ

(1) حروف عاملہ:

عامل کی یہ قسم کلمہ کی تین قسام: اسم، فعل، حرف میں سے آخری قسم یعنی حرف ہے جو فعل یا اسم کے شروع میں آتے ہیں اور آخر میں عامل کرتے ہیں۔ ان کی کل سات قسمیں ہیں۔ پانچ اسم کے شروع میں آتے ہیں اور آخر میں عمل کرتے ہیں اور باقی دو فعل کے شروع میں آتے ہیں اور آخر میں عمل کرتے ہیں۔

وہ پانچ قسمیں جو اسم کے آخر میں عمل کرتی ہیں، درج ذیل ہیں:

(1)حروف جارہ۔(2)حروف مشبہ بالفعل۔(3)ماولامشابہ بلیس۔(4)لائے نفی جنس۔(5)حروف ندا۔

(1)حروف جارہ:

یہ کل سترہ ہیں۔اسم کے شروع میں آتے ہیں اور آخر میں عمل کرتے ہیں۔درج ذیل شعر میں سب موجود ہیں:

با، تا، کاف، لام، و، منذ، مذ، خلا

رب، حاشا، من، عدا، فی، عن، علی، حتیٰ، اِلیٰ

مثال:

المال لزیدٍ(مال زید کے لیے ہے)۔اب اگر کوئی ہم سے سوال کرے کہ آپ نے اس مثال میں لفظِ"زید" کو مجرور کیوں پڑھا؟ تو ہم کہیں گے اس کے شروع میں عوامل لفظیہ میں سے حرف جار "لام" ہے اس لیے یہ مجرور ہے۔کیونکہ حروف جارہ اپنے معمول(جس اسم پر داخل ہوں) کو جر دیتے ہیں۔

مزید مثالیں: زید علی السطح، فی الدار رجل، المال فی الکیس، کتبتُ بالقلمِ۔

(2)حروف مشبہ بالفعل:

یہ حروف بھی اس کے شروع میں آتے ہیں اور آخر میں عمل کرتے ہیں۔تعداد میں کل چھے ہیں:

(1)اِنَّ۔(2)اَنَّ۔(3)کاَنَّ۔(4)لکنَّ۔(5)لیتَ۔(6)لعلَّ۔

مثال:

اِن زیداً قائم (بیشک زید کھڑا ہے)۔اب اگر کوئی ہم سے پوچھے کہ آپ نے اس مثال میں لفظِ "زید" کو منصوب کیوں پڑھا؟ تو ہم کہیں گے یہ اِنَّ حرف مشبہ بالفعل کا معمول ہے جو اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔

مزید مثالیں: ان العلمَ نافع، اُخبرتُ اَنَّ عمرواًفاضل۔کانَّ زیداًاسد، اِنَّ العاقبۃَ للمتقین۔

(3)ماولامشابہ بلیس:

یہ ما اور لا "لیس" کے مشابہ ہوتے ہیں عمل کرنے میں اور نفی کا معنی دینے میں۔یعنی جس طرح لیس اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے اسی طرح یہ اسماء بھی اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں اور جس طرح لیس نفی کا معنٰی دیتا ہے اسی طرح یہ بھی نفی کا معنٰی دیتے ہیں۔

مثال:

مازید قائماً (زید کھڑا نہیں ہے)۔اب اگر کوئی ہم سے پوچھے کہ آپ نے اس مثال میں قائماً کو منصوب کیوں پڑھا؟ تو ہم کہیں گے یہ مامشابہ بلیس کا معمول ہے جو اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتی ہے۔

مزید مثالیں: ماخالد نائماً، مابکر فاضلاً، ماانتَ اِلا عالماً۔

نوٹ: ما اور لا دونوں میں سے "ما" کا استعمال زیادہ ہے اور "لا" کا نہ ہونے کے برابر ہے اور یہ صرف نکرہ اسم پر داخل ہوتا ہے جیسے: لارجل ظریفاً۔

(4)لائے نفی جنس:

یعنی یہ لا جس چیز پر داخل ہو گا اس کی پوری جنس کی نفی کرے گا۔اس "لا" کا اسم اکثر مضاف منصوب ہوتا ہے اور خبر مرفوع ہوتی ہے جیسے: لا غلامَ رجلٍ ظریف فی الدار (گھر میں مرد کا کوئی بھی عقل مند غلام نہیں ہے)۔اب اگر کوئی ہم سے پوچھے کہ آپ نے اس مثال میں "غلام" کو مفتوح کیوں پڑھا؟ تو ہم کہیں گے یہ لائے نفی جنس کا اسم ہے جو ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔

فائدہ: بعض اوقات اس کا اسم صرف نکرہ ہو گا یعنی آگے مضاف نہیں ہو گا جیسے: لا بد

مزید مثالیں: لابدَ، لا محالۃَ، لا غلامَ رجل قائم، لاشیأَ من السحر مفید۔

(5) حروف ندا:

ان کے زریعے کلام عرب میں کسی کو آواز دی جاتی ہے یعنی یہ کسی شخص کو بلانے کے لیے، اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے وضع کیے گئے ہیں۔تعداد میں کل پانچ ہیں:

(1) یا۔(2) ایا۔(3) ھیا۔(4) ای۔(5) ہمزہ مفتوحہ۔

ان کا اسم اگر مضاف ہو یا مشابہ مضاف ہو یا نکرہ غیر معین ہو تو مفتوح ہو گا۔ جیسے: یا عبدَ اللہ، یا طالعاً جبلاً ، یا رجلاً خُذ بیدی۔ اور اگر معرفہ ہو تو پھر حالت رفعی میں ہو گا ۔ جیسے: یا زیدُ ، یا زیدان ، یا زیدون۔اب اگر کوئی ہم سے پوچھے کہ آپ نے "یا زیدُ" میں لفظِ "زید" کو مبنی بر ضم کیوں پڑھا؟ تو ہم کہیں گے یہ "یا" حرف ندا کا منادیٰ ہے اور جب منادیٰ مفرد معرفہ ہو تو مبنی بر ضم ہوتا ہے۔

مزید مثالیں: یا غلامَ زیدٍ خُذ بیدی، یا خالدُ ھل عندَک بکر، یا نبیَ اللہ ، یا رسولَ اللہ ، یا حبیبَ اللہ اُنظر حالَنا۔

(2)وہ حروف جو فعل کے شروع میں آتے ہیں اور آخر میں عمل کرتے ہیں ان کی دو قسمیں ہیں:

(1)حروف ناصبہ (2)حروف جازمہ

حروف ناصبہ:

یہ حروف فعل مضارع کے شروع میں آتے ہیں اور اس کے آخر کو نصب دیتے ہیں یعنی فعل مضارع کو حالت رفعی سے نصبی میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ کل چار ہیں:

(1)اَن۔(2)لَن۔(3)کَیْ۔(4)اذن

مثال: جیسے: اُرید اَن تقومَ۔

لن یخرجَ زید۔

اسلمتُ کَیْ اَدخلَ الجنۃَ

انا اُتیکَ غداً اذن اُکرمَک۔

نوٹ: اَن فعل مضارع کو مصدر کے معنی میں کر دیتا ہے، اس لیے اس کو ان مصدریہ بھی کہتے ہیں۔ جبکہ لَن فعل مضارع کو مستقبل منفی کے ساتھ خاص کر دیتا ہے۔ اب ہم سے کوئی پوچھے کہ آپ نے ان مثالوں میں فعل مضارع کے آخر کو منصوب کیوں پڑھا؟ تو ہم کہیں گے شروع میں حروف ناصبہ کے آنے کی وجہ سے کیونکہ یہ عامل ہیں اور فعل مضارع کو نصب دیتے ہیں۔

مزید مثالیں: لن یقومَ بکر، اجتہدتُ فی الدرجۃ کئی انجحَ، ارید اَن تاکلَ، ارید اَن تذھبَ الی لاہور۔

(2) حروف جازمہ:

یہ فعل مضارع کے شروع میں آتے ہیں اور آخر میں جزم دیتے ہیں۔یعنی حالت رفعی سے جزمی میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ کل پانچ ہیں:

(1)لم۔(2)لما۔(3)لامِ امر۔(4)لائے نہی۔(5)اِن شرطیہ

مثال:

لم یضربْ۔ لمایضربْ۔ اِضربْ۔ لا تضربْ۔ اِنْ تضربْ اضربْ۔ اب اگر کوئی ہم سے پوچھے کہ آپ نے ان مثالوں میں فعل مضارع کو مجزوم یعنی اس کے آخر میں جزم کیوں پڑھی؟ تو ہم کہیں گے شروع میں حروف جازمہ کے آنے کی وجہ سے، کیونکہ یہ فعل مضارع کے آخر کو جزم دیتے ہیں۔

مزید مثالیں: لم تاکلْ، لم تنصرْ، لم تسمعْ، اِن تاکلْ اکلْ۔

نوٹ: اِنْ دو جملوں پر داخل ہوتا ہے۔ ایک کو شرط اور دوسرے کو جزاء کہتے ہیں۔

(2)افعال عاملہ:

یہ عوامل فعل ہوتے ہیں اور اسم کے آخر میں عمل کرتے ہیں۔ان کی کل پانچ قسمیں ہیں:

(1)افعال تامہ۔(2)افعال ناقصہ۔(3)افعال مقاربہ۔(4)افعال مدح وذم۔(5)افعال قلوب

(1)فعل تام:

فعل تام اپنے فاعل کو رفع دیتا ہے اور مفعول بہ کو نصب دیتا ہے۔ جیسے: قامَ زید، ضرب زید عَمرواً۔ اب اگر کوئی ہم سے پوچھے کہ آپ نے ان دو مثالوں میں زید کو مرفوع اور عَمرو کو منصوب کیوں پڑھا؟ تو ہم کہیں گے زید فعل تام کا فاعل ہے اس لیے اس کو مرفوع پڑھا کیونکہ فعل تام کا فاعل ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے اور عَمرو کو منصوب اس لیے پڑھا کیونکہ وہ فعل تام کا مفعول بہ ہے اور ہر فعل تام کا مفعول بہ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔

مزید مثالیں: مات بکر، جلس خالد، علمتُ زیداً أفاضلاً، لن یخرجَ زید، لا تضربْ خالداً۔

فائدہ: افعال عاملہ میں سے سب سے زیادہ استعمال فعل تام کا ہے پھر افعال ناقصہ کا اور باقی تو نہ ہونے کے برابر ہیں۔

فائدہ: افعال عاملہ صرف اسم پر عمل کرتے ہیں، حروف پر نہیں۔

(2) افعال ناقصہ:

ان کو ناقصہ اس لیے کہتے ہیں کیونکہ یہ اپنے اسم کے ساتھ مل کر پورا جملہ نہیں ہوتے بلکہ انہیں خبر کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ کل سترہ (17) ہیں:

کان، صار، ظل، بات، اصبح، اضحیٰ، امسیٰ، عاد، غدا، راح، مازال، مابرح، ماانفک، مادام، مافتیٔ، لیس۔

یہ اسماء اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔

مثال:

کان زید قائماً۔ اب اگر کوئی ہم سے پوچھے کہ آپ نے اس مثال میں زید کو مرفوع کیوں پڑھا؟ تو ہم کہیں گے یہ کان فعل ناقص کا اسم ہے جو ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے اور خبر منصوب۔

مزید مثالیں: کان اللہُ علیماً حکیماً، کان خالد نائماً، صار بکر غنیاً، اصبح زید فقیراً، مادام عمرو جالساً۔

فائدہ: بعض اوقات کان فعل ناقص تامہ بھی ہوتا ہے۔

(3) افعال مقاربہ

یہ اپنی خبر کو اسم کے قریب کرتے ہیں، اس لیے انہیں مقاربہ کہتے ہیں۔ تعداد میں کل چار ہیں:

عسٰی۔ کاد۔ کرب۔ اوشک۔

یہ بھی اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ جسے: عسٰی زید ان یخرجَ۔

(4) افعال مدح وذم:

یعنی یہ مدح یا ذم کے معنی پر دلالت کرتے ہیں۔ کل چار ہیں:

نعم۔ حبذا مدح کے لیے اور بئس ساء ذم کے لیے۔ ان کا فاعل اور مخصوص بالمدح دونوں مرفوع ہوتے ہیں۔ جیسے: نعم الرجلُ زید۔

(5) افعال قلوب:

یہ مبتدا اور خبر دونوں کو مفعول بہ ہونے کی وجہ سے نصب دیتے ہیں۔ جیسے: علمتُ زیداً فاضلاً، وجدتُ بیتاً رہیناً، حسبتُ زیداً منطلقاً، زعمتُ خالداً عالماً۔ ان مثالوں میں فعل کے بعد آنے والے دو اسم

حقیقت میں مبتدا اور خبر تھے (جیسے: زید فاضل، البیتُ رہین، زید منطلق، خالد عالم) لیکن اب ان افعال کے مفاعیل بن چکے ہیں، اس لیے منصوب ہیں۔

(3) اسمائے عاملہ:

یہ عوامل اسماء ہوتے ہیں اور اسم یا فعل پر داخل ہوتے ہیں اور آخر میں عمل کرتے ہیں۔ ان کی 9 قسمیں ہیں:

اسمائے شرطیہ، اسمائے افعال بمعنی فعل ماضی، اسمائے افعال بمعنیٰ فعل امر حاضر معروف، اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ، مصدر، مضاف، اسمائے ناصبہ۔

(1) اسمائے شرطیہ:

یہ فعل مضارع پر داخل ہوتے ہیں اور آخر میں جزم دیتے ہیں۔ تعداد میں کل 9 ہیں:

مَنْ، ما، این، متیٰ، ایٌّ، اذما، حیثما، اینما، مہما، انیٰ۔

مثال:

مَن یُکرِمْنی اُکرِمْہ۔ اب اگر کوئی ہم سے پوچھے کہ آپ نے اس مثال میں فعل مضارع کے آخر میں جزم کیوں پڑھی؟ تو ہم کہیں گے اس کے شروع میں اسم جازم مَنْ ہے جو فعل کو جزم دیتا ہے۔

مزید مثالیں: ما تشتر اشتر، متیٰ تذھبْ اذھبْ، اینما تمش امش، انیٰ تکن اکن۔

(2) اسمائے افعال بمعنیٰ فعل ماضی:

جیسے: ھیھات، شتان، سرعان۔

(3) اسمائے افعال بمعنیٰ فعل امر حاضر:

جیسے: روید، بلہ حیھل، ہلم، ھذا، دونک، علیک۔

یہ دونوں قسمیں فعل تام والا عمل کریں گی۔ یعنی اپنے فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب۔

مثال: بلہ زیداً ای اُترکْ زیداً۔ اس مثال میں بلہ "اترک" فعل امر کے معنی میں ہے جس کے اندر انتَ ضمیر فاعل موجود ہے اور زید مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

مزید مثالیں:

رویدزیداً ای امھل زیداً

دونک زیداً ای خُذزیدا

علیک علماً ای اَلزِمْ علماً

سرعانَ زید ای سرعَ زید

شتّانَ خالد ای افترق خالد

(4) مصدر:

(5) اسم فاعل:

(6)اسم مفعول:

یہ تینوں فعل والا عمل کرتے ہیں۔یعنی فعل لازم کا "مصدر اور اسم فاعل" فعل کی طرح اپنے فاعل کو رفع دیتے ہیں۔ فعل لازم کی طرح ان کا مفول بہ نہیں ہو گا۔ فعل متعدی میں مصدر اور اسم فاعل اپنے فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیں گے۔ جبکہ اسم مفعول فعل مجہول والا عمل کرتا ہے یعنی اپنے نائب الفاعل کو رفع دیتا ہے۔

مثال:

لازم مصدر کی مثال: اعجبنی قیامُ زیدٍ۔اس مثال میں زید "قیام" مصدر کا فاعل ہے اور محلاً مرفوع ہے۔

متعدی مصدر کی مثال: اعجبنی ضربُ زیدٍ بکراً۔اس مثال میں زید "ضرب" مصدر کا فاعل ہے، محلاً مرفوع ہے جبکہ بکراً ضرب مصدر کا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

اسم فاعل لازم کی مثال: زید قائم ابوہ۔اس مثال میں ابوہ "قائم" اسم فاعل کا فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔

اسم فاعل متعدی کی مثال: زید ضارب ابوہ عمرواً۔اس مثال میں ابوہ "ضارب" کا فاعل ہے جبکہ عمرواً مفعول بہ ہے۔

اسم مفعول کی مثال: جائنی رجل مضروب غلامُہ۔اس مثال میں غلام "مضروب" اسم مفعول کا نائب الفاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔

(7)صفت مشبہ:

یہ اپنے فاعل کو رفع دیتی ہے۔اور اس کا مفعول بہ نہیں ہوتا۔

مثال: احسن وجھہ۔اس مثال میں وجہ "احسن"صفت مشبہ کا فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔

(8)مضاف:

یہ اپنے مضاف الیہ کو جر یعنی کسرہ دیتا ہے۔

مثال: غلامُ زید۔اس مثال میں زید "غلام" مضاف کا مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔اس کا استعمال بہت زیادہ ہے۔

(9)اسمائے ناصبہ:

یہ نکرہ اسم پر داخل ہوتے ہیں اور اس کو تمییز ہونے کی بنا پر نصب دیتے ہیں۔

مثال: عندی رطل زیتاً۔اس مثال میں زیتاً"رطل"اسم ناصب کی تمییز ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

مزید مثالیں: عندی احد عشر درھماً، احد وتسعون عاملاً، کم رجلاً ضربتہ، کم عندی رجلاً۔

فائدہ: کم کی دو قسمیں ہیں:(1)کم استفھامیہ (2)کم خبریہ

کم استفھامیہ:

یہ اپنی تمییز کو نصب دیتا ہے۔ جیسے: کم رجلاً ضربتہ۔

کم خبریہ:

یہ بھی اپنی تمییز کو نصب دیتا ہے جب اس کے درمیان اور اس کی تمییز کے درمیان فاصلہ ہو تو جیسے: کم عندی رجلاً۔ اور اگر فاصلہ نہ ہو تو اس کی تمییز مجرور ہو گی۔ جیسے: کم رجلٍ ضربتَ۔

بحمد اللہ تعالیٰ قد تم الدرس الاول

پہلے سبق کی مشق:

سِرتُ من لاہور الی کراتشی۔ اِن العلمَ نافع۔ لیت زیداً حاضر۔ لا غالبَ الا اللّٰہ

فرح بکر۔ اکل عمرو طعاماً۔ مررت بزید راکباً ابوہ۔ کتابُ زید۔ عندی کذا رجلاً

ان مثالوں میں عامل کی پہچان کریں اور بتائیں کہ وہ عامل معنوی ہے یا لفظی، حروف عاملہ سے ہے، افعال عاملہ سے ہے یا اسمائے عاملہ میں سے نیز اس کا عمل کیا ہے۔ مثلاً: ضرب زید عمرواً۔ اس مثال میں "ضرب" عامل لفظی ہے، افعال عاملہ میں سے فعل تام ہے جو اپنے فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتا ہے۔ اس لیے زید فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع اور عمرواً مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

(2)سبق: معمول کی مکمل تفصیل اور پہچان کا طریقہ:

معمول عموماً عامل کے بعد ہوتا ہے اور اس کا اثر قبول کرتا ہے یعنی اسی کی وجہ سے معمول پر رفع، نصب، جر یا جزم آتی ہے۔ عربی گرائمر میں عامل کے بعد معمول کی پہچان ضروری ہے تاکہ پتہ چلے کلامِ عرب میں کتنی چیزیں مرفوع ہوتی ہیں، کونسی منصوب ہوتی ہے اور مجرور تعداد میں کتنی ہیں۔ یاد رکھیں! معمول کی ابتداءً دو قسمیں ہیں:

(1)معمولِ اصلی **(2)معمولِ تبعی**

(2)معمول تبعی:

چونکہ یہ معمول اصلی کے تابع ہو کر معمول بنتے ہیں اس لیے انہیں تبعی کہا جاتا ہے۔ یعنی عامل ان میں معمول اصلی کے واسطہ سے اپنا مخصوص عمل کرتا ہے۔ لہذا یہ اِعراب میں ہمیشہ معمول اصلی کے تابع ہوں گے۔ وہ اگر مرفوع ہے تو یہ بھی مرفوع، وہ منصوب ہے تو یہ بھی منصوب اور اگر وہ مجرور ہے تو یہ بھی مجرور ہوں گے۔ جیسے: جائنی رجل عالم۔ اس مثال میں "عالم" اعراب میں رجل کے تابع ہے۔

تابع کی اقسام:

معمول تبعی کی پانچ قسمیں ہیں:

(1)صفت۔(2)تاکید۔(3)بدل۔(4)عطف حرف۔(5)عطف بیان

مثالیں: عندی حاسبۃ جمیلۃ، عندک قلم جمیل، فی الدار رجال اربعۃ، جائنی رجل عالم، بسم اللہ الرحمن الرحیم، ھو رجل کریم۔ جائنی خالد خالد، فی الجامعۃ بکر بکر، ضرب زید نفسہ، ضرب زید راسہ، جاء فی الحدیقۃ زید و عمرو، اسد اللہ ابو تراب علی، ابو حفص عمر امیر المؤمنین۔

(1)معمول اصلی:

معمول اصلی کی تین قسمیں ہیں:

(1)مرفوعات (2)منصوبات (3)مجرورات

مرفوعات کل آٹھ ہیں۔ یعنی وہ چیزیں جو کلام عرب میں مضمون پڑھی جاتی ہیں۔

فاعل، نائب الفاعل، مبتدا، خبر، ماولا مشبہتان بلیس کا اسم، افعال ناقصہ کا اسم، حروف مشبہ بالفعل کی خبر، لائے نفی جنس کی خبر۔

منصوبات کل 12 ہیں۔ یعنی وہ چیزیں جو کلام عرب میں منصوب یا مفتوح پڑھی جاتی ہیں۔

مفاعل خمسہ یعنی مفعول مطلق، مفعول بہ، مفعول فیہ، مفعول معہ، مفعول لہ، حال، تمیز، مستثنی، افعال ناقصہ کی خبر، ماولا مشبہتان بلیس کی خبر، حروف مشبہ بالفعل کا اسم، لائے نفی جنس کا اسم۔

مجرورات کل دو ہیں: مضاف الیہ، اور وہ اسم جس کے شروع میں حروف جر ہو۔

(1)مرفوعات کا بیان:

(1)فاعل:

یعنی جس کے ساتھ فعل قائم ہو۔ یہ جہاں بھی آئے گا مرفوع ہو گا۔ فاعل کی پہچان کا طریقہ یہ ہے کہ اس سے پہلے فعل ہو گا واحد مذکر غائب یا واحد مونث غائب۔ کیونکہ فعل کے باقی 12 صیغوں کا فاعل ہمیشہ ضمیر کی صورت میں ہوتا ہے، اسم ظاہر نہیں۔

مثال:

ضرب زید۔ ضربت ہند: ان مثالوں میں زید اور ہند فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہیں کیونکہ ان کے شروع میں عامل فعل تام موجود ہے جو اپنے فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتا ہے۔

مزید مثالیں: جاء خالد، قال رسولُ اللہ، نصر خالد عمرواً۔

(2) نائب الفاعل:

یہ بھی فاعل کی طرح ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے اور اس سے پہلے ہمیشہ فعل مجہول ہو گا اور یہ فعل دو صیغوں یعنی واحد مذکر غائب اور واحد مؤنث غائب میں سے ہو گا، 12 میں سے نہیں ہو گا کیونکہ وہ ہمیشہ اسم ضمیر ہوتا ہے۔

مثال:

جیسے: ضُرِب زید، نُصِرت زینب: ان مثالوں میں زید اور زینب نائب الفاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہیں۔

مزید مثالیں: ھل نُصر خالد، ضربت ہند، اُخرِج الناس من السوق۔

(3) مبتدا:

مبتدا عموما ابتدائے کلام میں ہوگا ،اس سے پہلے فعل نہیں ہوگا جیسے زید قائم، مبتدا میں عامل معنوی ہوتا ہے۔

(4)خبر:

خبر سے پہلے مبتدا ہوگا۔ خبر میں بھی عامل معنوی ہوتا ہے اور یہ ہمیشہ مرفوع ہوتی ہے۔ اگر خبر جملہ ہو تو محلاً مرفوع ہوگی ۔ جیسے: زید قائم۔

مثالیں: اللہ احد، محمد ﷺ نبی، القرآن کتاب اللہ، ابو بکر رضی اللہ عنہ افضل من جمیع الناس بعد الانبیاء، الصحابۃ کلھم عدول، اللہ الہنا۔

فائدہ: مبتدا معرفہ ہوتا ہے اور خبر اکثر نکرہ ہوتی ہے۔

(5)ماولا مشابہ بلیس کا اسم:

جیسے: ما زید قائما، لا رجل ظریفا۔

(6)افعال ناقصہ کا اسم:

ان کا اسم بھی مرفوع ہوتا ہے۔ جیسے: کان زید قائماً۔ اس میں زید "کان" فعل ناقص کا اسم ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔

(7) حروف مشبہ بالفعل کی خبر:

یہ مرفوعات میں سے ہے۔اس سے پہلے حروف مشبہ بالفعل میں سے کوئی حرف ہو گا اور اس کے بعد پہلے اسم ہو گا پھر خبر ہو گی۔ جیسے:ان زیدا قائم۔اس مثال میں قائم "اِنَّ" حرف مشبہ بالفعل کی خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔

(8)لائے نفی جنس کی خبر:

یہ مرفوعات میں سے ہے۔ جیسے:لا غلامَ رجل ظریف فی الدار۔اس مثال میں "ظریف" لائے نفی جنس کی خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔

(2)**منصوبات**:

منصوبات کل بارہ ہیں جن کے اسماءاوپر گزر چکے، تفصیل درج ذیل ہے:

(1)مفعول مطلق:

مفعول مطلق وہ ہے جو ماقبل فعل کے ہم معنٰی ہو اور اس فعل کی تاکید، نوع یا تعداد کو بیان کرے۔ یہ ہمیشہ منسوب ہو گا۔ مفعول مطلق کی پہچان یہ ہے کہ اس سے پہلے فعل ہو گا اور وہ فعل اسی کے معنی میں ہو گا یعنی دونوں کا معنی مصدری ایک ہو گا، چاہے مادہ مختلف ہو۔

مثال: جیسے :ضربت ضربا۔اس مثال میں ضربا مفعول مطلق ہونے کی وجہ سے منسوب ہے۔

مزید مثالیں:جلستُ جلوساً، قمتُ قیاماً، جلستُ قعوداً، ضربتُ ضُربۃ، جلست جلسۃ القاری۔

(2)مفعول بہ:

یہ بھی ہمیشہ منسوب ہو گا اور عموما فاعل کے بعد ہو گا۔ یعنی اس سے پہلے فعل ہو گا، فعل کے بعد عموما فاعل ہو گا اور اس کے بعد مفعول ہو گا۔ اگر فعل 12 میں سے ہو تو اس کے بعد ہمیشہ مفعول آئے گا اور اکثر مفعول بہ۔

مثال: ضرب زید عمرواً۔ اس مثال میں عمرو مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

مزید مثالیں: نصر بکر خالداً، اخرج العلم طلاباً عن الدرجۃ، سمتُ صوتاً جہراً، اکلتُ طعاماً، خالد و بکر ضربا عمرواً، جائنی رجلان نصرا خالداً۔

(3) مفعول لہ:

جو ما قبل فعل کی علت بن رہا ہو۔ اس کی علامت یہ ہے کہ کلام میں جو لفظ ما قبل فعل کی علت بن رہا ہو تو ہم اسے مفعول لہ بنائیں گے۔

مثال: جیسے ضربتُہ تادیباً۔ اس مثال میں تادیباً مفعول لہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

مزید مثالیں: قعدتُ عن الحرب جبناً، قمتُ اکراماً لزید، اکلتُ الطعام جوعاً، جئتُ عندک طالبا لالعلم، ضربتُ تلمیذاً تنبیہاً علی غفلتہ۔

(4) مفعول فیہ:

مفعول فیہ وہ اسم ہے جس میں فعلِ مذکور واقع ہو۔ مفعول فیہ کی دو قسمیں ہیں: ظرف زماں اور ظرف مکاں ۔ظرف زماں وہ ہے جو وقت اور زمانہ پر دلالت کرے جبکہ ظرف مکاں جگہ کو بیان کرتا ہے۔ لہذا وہ اسم جو فعل کے بعد آئے اور زمانے یا جگہ پر دلالت کرے تو وہ مفعول فیہ بنے گا۔

مثال:صمتُ یومَ الجمعۃ، الکتابُ امامَک۔ ان مثالوں میں "یوم اور امام" مفعول فیہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں۔اول زمان اور ثانی ظرف مکاں کی مثال ہے۔

مزید مثالیں:قمتُ عندک، جلستَ امامی امس، جاء الجوال فی یدی فی الساعۃ الثامنۃ، ذھبتُ الی لاھور بعد العشاء ، مَن یقوم خلفک غداً، مِن عاداتی اَن اصومَ یوم الاثنین۔

(5)مفعول معہ:

مفعول معہ وہ اسم ہے جو اس واؤ کے بعد واقع ہو جو مع کے معنی میں ہو۔

مثال:جاء البرد والجبات۔

نوٹ:بقیہ مفاعیل کی نسبت اس کا استعمال بہت کم ہے۔

(6)حال:

حال وہ ہے جو فاعل یا مفعول یا دونوں کی حالت بیان کرے۔

مثال:جیسے:ضربتُ زیداً مشدوداً۔(میں نے زید کو اس حالت میں مارا کہ وہ بندھا ہوا تھا)۔اس مثال میں "مشدوداً" حال ہے جو زید مفعول بہ کی حالت بیان کر رہا ہے۔

مزید مثالیں:جاء زید عندی راکباً، لقیتُ خالداً راکبَینِ، وحدہ، تعالیٰ وغیرہ الفاظ ترکیب میں ہمیشہ حال واقع ہوتے ہیں۔

نوٹ:حال ہمیشہ نکرہ ہوتا ہے اور ذوالحال اکثر معرفہ ہوتا ہے۔

(7) تمیز:

تمیز وہ اسم ہے جو ممیز سے ابہام کو دور کرتی ہے۔ جیسے: تاب زید نفساً۔

مزید مثالیں: عندی احد عشر درھماً، ھل عندک رطل زیتاً، کم رجلاً عندک۔

(8) مستثنیٰ:

وہ اسم ہے جس کا ما قبل سے استثناء کیا گیا ہو۔ جیسے: جاءنی القومُ الا زیداً۔ اس مثال میں لفظِ "زید" مستثنیٰ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اِعلم اَنّ استعمالَ الاستثناء قلیل واحکامہ کثیرۃ۔

(9) افعال ناقصہ کی خبر:

یہ بھی منصوبات میں سے ہے۔ اس کے شروع میں افعال ناقصہ میں سے کوئی ہو گا اور افعال ناقصہ کے بعد ظاہر ہے عموما اسم آئے گا جو مرفوع ہو گا بعد میں خبر آئے گی اور منصوب ہو گی۔

مثال: جیسے: کان زید قائماً۔ اس مثال میں قائماً کان فعلِ ناقص کی خبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

مزید مثالیں: کان اللہُ علیماً حکیماً، کان الفقیر غنیاً، صار زید غنیاً، صار الطین خزفاً، اضحیٰ زید حاکماً، امسیٰ زید قاریًاً، بات زید نائماً۔

(10) ماولا مشبہ بلیس کی خبر:

اس کے شروع میں مامشابہ بلیس ہو گی، ما کے بعد پہلے اسم ہو گا اور وہ مرفوع ہو گا، اس کے بعد خبر ہو گی۔

جیسے: زید قائماً۔

(11) حروف مشبہ بالفعل کا اسم:

منصوبات میں سے ایک حروف مشبہ بالفعل کا اسم ہے۔اس کی پہچان یہ ہے کہ شروع میں حروف مشبہ الفعل میں سے کوئی ہو گا۔ جیسے: ان زیداً جمیل۔

(12) لائے نفی جنس کا اسم:

اس لا کا اسم بھی منصوب ہو تا ہے اور اکثر نکرہ مضاف ہو تا ہے۔ جیسے: لا غلامَ رجل ظریف۔

یہاں پہ 12 منصوبات کا بیان ختم ہوا، انہیں ذہن میں رکھیں، پہچان کا طریقہ معلوم ہونا چاہیے۔اس کے لیے بار بار اجراء اور کلماتِ عرب کی طرف مراجعت کی ضرورت ہے۔

(3) مجرورات:

یہ کل دو ہیں:

(1) جس اسم کے شروع میں حرف جار ہو۔ جیسے: المال لزید۔اس مثال میں زید "لام" حرف جار کی وجہ سے مجرور ہے۔ وامثلۃ ہذا القسم کثیر۔

(2) مضاف الیہ۔ جسے: غلامُ زید۔اس مثال میں زید غلام "عامل جار" کی وجہ سے مجرور ہے۔ وامثلۃ ہذا القسم ایضاً کثیرۃ وموجودۃ فی مقامات عدیدۃ۔

(2) سبق کی مشق:

العلم سبب لمعرفۃ اللہِ، من قام عندک امس، جئتُ عندک تنبیہاً علی غفلتک، صار اللیل نہاراً، بات زید قیاماً، کتاب المنطق۔

ان مثالوں میں معمول کی پہچان کریں اور قسم بھی متعین کریں کہ وہ اصلی ہے یا تبعی، اگر تبعی ہے تو کونسی قسم ہے، اگر اصلی ہے تو کونسی قسم۔

قد تم بحمد اللہ تعالیٰ الدرس الثانی ویلیہ الثالث

(3)سبق:وجوہِ اعراب کے لحاظ سے اسم متمکن کی 16 اقسام:

اسم متمکن بنیادی طور پر اسم معرب کی قسم ہے جس کا آخر بدلتا رہتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہم پہچانیں اس کے اعراب کی کونسی صورتیں ہیں؟ کس حالت میں اس پہ کونسہ اعراب آئے گا، اعراب لفظی کب ہو گا، تقدیری اعراب کن صورتوں میں آئے گا وغیرہ۔ لیکن اس پہلے ضروری ہے کہ بطور تمہید ہم اعراب کی قسمیں جان لیں تاکہ پتہ چلے لفظی اعراب کیا ہے، تقدیری کیا ہے اور محلی کب ہوتا ہے؟ تو یاد رکھیں اعراب کی تین قسمیں ہیں:

(1)**اعراب لفظی**:جو لفظوں میں ظاہو اور نظر بھی آئے۔ جیسے: جائنی زیدٌ(مرفوع)۔ رائتُ زیداً (منصوب)۔ مررت بزیدٍ(مجرور)۔ ان مثالوں میں لفظِ "زید" کے آخر میں رفع، نصب اور جر کی صورت میں ہمیں اعراب نظر آرہاہے۔

(2)**اعراب تقدیری**:جو لفظوں میں ظاہر نہ ہو۔ جیسے: جائنی موسیٰ۔ رائتُ موسیٰ۔ مررت بموسیٰ۔ جس کلمہ کا اعراب تقدیری ہو اس کا آخر نہیں بدلے گا، چاہے شروع میں عامل جو بھی ہو۔

(3)**اعراب محلی**: جملے کا اعراب محلی ہوتا ہے۔ جیسے: زید قام۔(زید) مبتدا،(قام والا جملہ) خبر: محلا مرفوع خبر ہونے کی وجہ سے۔

پھر اعراب لفظی کی آگے مزید دو قسمیں ہیں:

(1)اعراب بالحرکت: زبر، زیر، پیش کو کہتے ہیں۔

(2)اعراب بالحرف: واؤ، الف، یا۔

جیسے :جاءنی مسلمون(واؤ) حالت رفعی۔ رایتُ مسلمین(ی) حالت نصبی۔ مررت بمسلمین(ي)حالت جری۔

فائدہ: تثنیہ، جمع اور اسمائے ستہ مکبرہ کا بعض صورتوں میں اعراب لفظی حرف کے ساتھ ہوتا ہے۔ جبکہ مفرد کا اور اسمائے ستہ کا کچھ صورتوں میں اعراب بالحرکت لفظی ہوتا ہے۔

اسم متمکن کی 16 اقسام:

(1)مفرد منصرف صحیح:

مفرد یعنی تثنیہ اور جمع کا غیر۔ منصرف سے مراد ہے کہ غیر منصرف نہ ہو۔ صحیح سے مراد ہے کہ اس کے آخر میں حرف علت نہ ہو۔

مثال: جیسے: حاسبۃ(کمپیوٹر) زید، بکر، قول، جید، جمیل، علم، نفع، جوال(موبائل)، مہندس(انجینئر)، کتاب، حدیقۃ(باغ)، قلم وغیرہ۔

(2)مفرد منصرف جاری مجریٰ صحیح:

یعنی جو صحیح تو نہ ہو لیکن اس کے قائم مقام ہو۔ اس کی پہچان یہ ہے کہ کلمہ کے آخر میں واؤ یا ی ماقبل ساکن ہو گا۔

مثال:

وحی، نحو، دلو، ظبی، رمی، قبو، دعو وغیرہ۔

(3)جمع مکسر منصرف: جس میں واحد کی بناء سلامت نہ رہے۔

مثال: رجال، دروس، انہار، سجود، اوقات وغیرہ۔

ان تینوں اقسام کا اعراب بالحرکت لفظی آئے گا۔ یعنی حالت رفعی میں رفع، نصبی میں نصب اور جری میں جر۔ جیسے: جائنی زیدٌ، رائت زیداً، مررتُ بزیدٍ۔

(4)جمع مونث سالم: جس کے آخر میں الف اور لمبی ت ہو۔

مظال: مسلمات، مؤمنات، مضروبات، مصنفات، عادات، طبقات وغیرہ۔

اس قسم کا اعراب:

حالت رفعی میں ضمہ اور حالت نصبی و جری میں کسرہ آئے گا۔ جیسے: جائنی مسلماتٌ، رائتُ مسلماتٍ، مررتُ بمسلماتٍ۔

(5)غیر منصرف:

وہ اسم ہے جس پر کسرہ اور تنوین نہ آئے۔ کسی بھی کلمہ کے غیر منصرف ہونے کے 9 اسباب ہیں۔ جب ان نو میں سے دو سبب یا ایک ایسا پایا جائے جو دو کے قائم مقام ہو تو کلمہ غیر منصرف ہو گا۔ نو(9) اسباب درج ذیل ہیں:

1: عدل۔ 2: وصف۔ 3: تانیث۔ 4: معرفہ۔ 5: عجمہ۔ 6: جمع۔ 7: ترکیب۔ 8: وزن فعل۔ 9: الف نون زائد تان۔

غیر منصرف کا اعراب:

حالت رفعی میں ضمہ اور حالت نصبی و جری میں فتح ہو گا۔ جیسے: جائنی احمدُ، رائت احمدَ، مررت باحمدَ۔

(6) اسمائے ستہ مکبرہ:

ستہ یعنی چھے (6)۔ مکبرہ سے مراد ہے مصغرہ نہ ہوں۔ جیسے: اب، اخ، ہن، حم، فم، ذو۔

اعراب:

حالت رفعی واؤ کے ساتھ، حالت نصبی الف کے ساتھ، حالت جری "ی" کے ساتھ آئے گی۔ جیسے: جائنی ابوک، رائتُ اباک، مررت بابیک۔

(7،8،9) تثنیہ:

اس کی تین قسمیں ہیں:

(1) تثنیہ حقیقی: جس میں صورت و وزن تثنیہ والا ہو، معنی تثنیہ والا ہو اور اس کا واحد بھی آتا ہو۔ رجلان۔ اس کا معنیٰ بھی تثنیہ والا ہے یعنی دو مرد۔ رجل واحد بھی آتا ہے۔

مزید مثالیں: علمان، قلمان، نوعان، اسمان، فعلان، حرفان، قولان، طریقتان، سورتان وغیرہ۔

(2) تثنیہ صوری: جس کی صورت تثنیہ والی ہو، معنی بھی تثنیہ والا ہو لیکن اس کا واحد نہ آتا ہو۔ اثنان، اثنتان

(3)تثنیہ معنوی: جس کا معنی صرف تثنیہ والا ہو۔ جیسے کلا اور کلتا۔

تثنیہ کا اعراب:

ان تینوں قسموں میں حالت رفعی الف ما قبل مفتوح کے ساتھ ہو گی جبکہ حالت نصبی و جری "ی" ساکن ما قبل مفتوح کے ساتھ ہو گی۔ جیسے: جائنی رجلَان، رائتُ رجلَین، مررتُ برجلَین۔

(10،11،12)جمع:

تثنیہ کی طرح جمع کی بھی تین قسمیں ہیں:

(1)جمع حقیقی: جس کی صورت جمع والی ہو، معنی بھی جمع والا ہو اور اس کا واحد بھی آتا ہو۔ جیسے: مسلمون، مکرمون، مضربون، منصرون، محدثون، معلمون، فائزون وغیرہ۔

(2)جمع صوری: جس کی صورت جمع والی ہو، معنٰی بھی جمع والا ہو لیکن اس کا واحد نہ آتا ہو۔ جیسے: عشرون، ثلاثون، اربعون، خمسون، ستون، سبعون، ثمانون، تسعون۔ ان اسماء کے واحد نہیں آتے۔

(3)جمع معنوی: جس کا صرف معنٰی جمع والا ہو۔ جیسے: اولو جو خلاف قیاس ذو کی جمع ہے۔

جمع کا اعراب:

حالت رفعی میں واؤ ساکن ما قبل مضموم، حالت نصبی و جری میں ی ساکن ما قبل مکسور ہو گا۔ جیسے: جائنی مسلمُون، رائتُ مسلمِین، مررتُ بمسلمِین

(13)اسم مقصور:

جس کے آخر میں الف مقصورہ ہو۔

مثال: جیسے: موسیٰ، عیسیٰ، اتقیٰ، اشقیٰ، عقبیٰ، حبلیٰ، ضحیٰ، عصیٰ وغیرہ۔

اعراب: اس کا اعراب تینوں حالتوں میں تقدیری ہو گا۔ جیسے: جائنی موسیٰ، رائتُ موسیٰ، مررتُ بموسیٰ۔

(14) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم:

جیسے: قلمی، علمی، دروسی، عاداتی، جوالی، ہاتفی، غلامی وغیرہ۔

اعراب:

اس کا اعراب بھی تینوں حالتوں میں تقدیری ہو گا۔ جیسے: جاء غلامی، رائتُ غلامی، مررتُ بغلامی۔

(15) اسم منقوص:

وہ اسم ہے جس کے آخر میں "ی" ساکن ما قبل مکسور ہو۔

مثال: جیسے: قاضی، راضی، رامی، باری، ہادی، ثانی وغیرہ۔

اعراب:

حالت رفعی اور جری اعرابِ تقدیری کے ساتھ۔ حالت نصبی فتحہ لفظی کے ساتھ۔ جیسے: جائنی القاضی، رائتُ القاضِیَ، مررت بالقاضِی۔

(16) جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم:

مثال: جیسے: مسلمی، معلمی، مریدی، طالبی وغیرہ۔

اعراب:

حالت رفعی اعراب تقدیری کے ساتھ۔ حالت نصبی و جری اعراب بالحرف لفظی کے ساتھ۔ جیسے: جائنی مسلمیَّ، رائتُ مسلمیّ، مررت بمسلمیَّ۔

(3) سبق کی مشق:

ضربٰی، عمل، زیدان، سالمون، مخرجات، ضحیٰ، تسعون، اثنان، قولان، مساجد، اسود۔

بتائیں یہ اسماء 16 قسموں میں سے کونسی قسم بنتے ہیں۔

قد تم بحمد اللہ تعالیٰ الدرس الثالث و یلیہ الرابع

(4)سبق:اسم،فعل،حرف کی مکمل تقسیمات:

علم النحو میں کلمہ کی تین اقسام یعنی اسم، فعل، حرف کو بنیادی حیثیت حاصل ہے، انہیں سے آگے پوری نحو چلتی ہے اور ان پر ہی مختلف اعتبار سے بحث ہوتی ہے۔ان تینوں اقسام میں اسم کی زیادہ تفصیل ہے، کیونکہ یہ کثیر مقامات میں معمول ہونے کے ساتھ ساتھ عامل بھی ہوتا ہے اور مختلف اعتبار سے کئی اقسام میں تقسیم بھی ہوتا ہے جیسا کہ عن قریب آئے گا۔ اسم کے بعد فعل کی زیادہ ابحاث ہیں کیونکہ یہ بھی بعض صورتوں میں عامل ہونے کے ساتھ ساتھ معمول بھی ہوتا ہے جب شروع میں نواصب یا جوازم میں سے کوئی ہو۔ان دونوں کی نسبت حرف پر نحو میں بہت کم کلام ہوتا ہے لیکن اس کا استعمال بہت زیادہ ہے یعنی عبارت میں کثرت سے پایا جاتا ہے۔یاد رہے!فعل اور حرف میں اصل عامل ہونا ہے جبکہ اسم میں اصل معمول ہونا ہے۔

اب ہم اختصار کے ساتھ تینوں کی اقسام کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

(1)حرف کی اقسام:

حرف کی ابتداءً دو قسمیں ہیں:

(1)حروف عامِلہ **(2)حروف غیر عاملہ**

(1)حروف عاملہ:

ان کی کل سات قسمیں ہیں۔پانچ اسم میں عمل کرتی ہیں اور دو فعل میں۔سب کے اسماء درج ذیل ہیں:

حروف جارہ، حروف مشبہ بالفعل، حروف ناصبہ ، حروف جازمہ ، حروف ندا ،ماولا مشابہ بلیس ،لائے نفی جنس۔ ان کی مکمل تفصیل پہلے سبق میں حروف عاملہ کے تحت گزر چکی۔ فلیراجع ہنا۔

(1) حروف غیر عاملہ:

یہ حروف کلمہ کے آخر میں لفظی عمل نہیں کرتے بلکہ انہیں مختلف معانی پر دلالت کرنے کے لیے لایا جاتا ہے۔ جیسے بعض تنبیہ والے معنیٰ پر دلالت کرتے ہیں ، کچھ تفسیر والے معنیٰ پر دلالت کرتے ہیں ، بعض جھڑکنے پر دلالت کرنے کے لیے ہیں ، کچھ تحقیق کا معنیٰ دیتے ہیں ، کچھ دو اسموں یا فعلوں کو ملا دیتے ہیں ، بعض صرف تاکید کے لیے لائے جاتے ہیں۔ تعداد میں کل 16 ہیں:

حروف تنبیہ ، حروف ایجاب، حروف تحضیض، حروف تفسیر ، حرف توقع، حروف مصدریہ، حرف ردع، تنوین ، نون تاکید ، حروف شرط، حروف زائدہ ،لام مفتوح ، حروف عطف، حروف استفہام، لولا، ما بمعنی مادام۔

(2) فعل کی تقسیمات:

فعل کی کل پانچ قسمیں ہیں: افعال تامہ، افعال ناقصہ ، افعال مقاربہ، افعال مدح وذم، افعال قلوب۔

فعل تام کی مزید دو قسمیں ہیں: (1) لازم (2) متعدی۔ متعدی کی پھر تین قسمیں ہیں: متعدی بیک مفعول، بدو مفعول، بسہ مفعول۔

افعال ناقصہ 17 ہیں: کان، صار، ظل، بات، اصبح، اضحیٰ، امسیٰ، عاد، غدا، راح، مازال، مابرح،ماانفک، مادام، ما فتئ، لیس۔

افعال مقاربہ صرف چار ہیں: عسٰی۔ کاد۔ کرب۔ اوشک۔

افعال مدح وذم چار ہیں: نعم۔ حبذا مدح کے لیے اور بئس ساء ذم کے لیے۔

افعال قلوب: جیسے: علمت، حسبت، خلت، ظننت، زعمت، وجدت وغیرہ۔

نوٹ: پانچوں اقسام کی تفصیل پہلے سبق میں افعال عاملہ کے تحت گزر چکی ہے۔ فلیذ ہب ہنا۔

فائدہ: کوئی بھی فعل غیر عامل نہیں ہوتا۔

(3) اسم کی تقسیمات:

(1) معرب و مبنی کے لحاظ سے:

معرب: وہ اسم ہے جس کا آخر عامل کے بدلنے سے بدل جائے۔ جیسے: جائنی زیدٌ، رائتُ زیداً، مررتُ بزیدٍ۔

مبنی: وہ اسم ہے جس کا آخر عامل کے بدلنے سے نہ بدلے۔ جائنی ھذا، رائتُ ھذا، مررت بھذا۔

مبنی کی مزید دو قسمیں ہیں:

مبنی الاصل، مشابہ مبنی الاصل۔

مبنی الاصل تین چیزیں ہیں: ماضی معروف، امر حاضر معروف اور تمام حروف۔

مشابہ مبنی الاصل کی دو قسمیں ہیں:

(1) فعل مضارع جب اس کے ساتھ نون تاکید ثقیلہ یا خفیفہ ملا ہوا ہو اور دو صیغے جمع مؤنث غائب و حاضر کے۔

(2)اسم غیر متمکن:

اسم غیر متمکن کی مزید سات قسمیں ہیں:

اسمائے مضمرات ، اسمائے اشارات، اسمائے موصولات، اسمائے افعال،اسمائے ظروف، اسمائے کنایات، اسمائے اصوات۔

ضمیر کی تین قسمیں ہیں:

ضمیر مرفوع، ضمیر منصوب، ضمیر مجرور۔

پہلی دو کی آگے مزید دو، دو قسمیں ہیں: مرفوع متصل، مرفوع منفصل منصوب متصل، منصوب منفصل۔

اہم ضابطہ:

ضمیر مرفوع متصل ہمیشہ فاعل ہوتی ہے اور ضمیر مرفوع منفصل عام طور پر کلام میں مبتدا واقع ہوتی ہے جیسے: ھو عالم۔

ضمیر منصوب منفصل اور ضمیر منصوب متصل کلام میں مفعول بہ بنتی ہیں۔

(2)دوسری تقسیم: تعریف و تنکیر کے لحاظ سے:

تعریف و تنکیر کے لحاظ سے اس کی دو قسمیں ہیں:

معرفہ: جو کسی معین چیز کے لیے وضع کیا گیا ہو۔اس کی سات قسمیں ہیں: اسمائے مضمرات، اسمائے اشارات، اسمائے موصولات، معرَّف باللام، اعلام، وہ اسم جو ان پانچ قسموں میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو۔ معرفہ بانداء۔

(1) نکرہ: جو کسی عام چیز کے لیے وضع کیا گیا ہو۔اس کی مزید دو قسمیں ہیں: نکرہ مخصوصہ اور نکرہ غیر مخصوصہ۔ اول مبتدا بن سکتا ہے، ثانی نہیں۔

(3) تذکیر و تانیث کے اعتبار سے:

اس اعتبار سے بھی اسم کی دو قسمیں ہیں:

(1) مذکر: وہ اسم ہے جس میں علامت تانیث موجود نہ ہو۔ جیسے: رجل، قلم، علم وغیرہ۔

(2) مؤنث: وہ اسم ہے جس میں علامت تانیث موجود ہو۔ جیسے: طلحۃ، زینب، حبلیٰ وغیرہ۔

نوٹ: علامات تانیث کل چار ہیں:

(1) تانیث لفظی: جو لفظوں میں موجود ہو۔ جیسے: طلحۃ

(2) تانیث معنوی: جو لفظوں میں موجود نہ ہو۔ جیسے: ارض۔ اصل میں ارضۃ تھا۔

(4) الف ممدودہ: جیسے: حمراء

(4) الف مقصورہ: جیسے: حبلی

(4) اسم کی چوتھی تقسیم تعداد کے لحاظ سے:

اس اعتبار سے اس کی تین قسمیں ہیں:

واحد، تثنیہ، جمع

واحد: جو ایک فرد پر دلالت کرے۔ جیسے: زید

تثنیہ: جو دو افراد پر دلالت کرے۔ زیدانِ

جمع: جو دو سے زیادہ افراد پر بولی جائے۔ زیدونَ

پھر جمع کی آگے مزید دو اقسام ہیں: لفظ کے اعتبار سے اور معنیٰ کی اعتبار سے۔

لفظ کے اعتبار سے جمع کی دو قسمیں ہیں: جمع مکسر، جمع سالم۔

جمع سالم کی اقسام:

جمع مذکر سالم، جمع مونث سالم

معنی کے اعتبار سے بھی جمع کی دو قسمیں ہیں: جمع قلت، جمع کثرت۔

جمع قلت: جو 3 سے لے کر 10 افراد پر بولی جائے۔ اس کے چار مخصوص اوزان ہیں۔

جمع کثرت: جو تین سے لے کر لا محدود افراد تک بولی جائے۔ اس کے کثیر اوزان ہیں۔

(4) سبق کی مشق:

حتیٰ، منذ، او، بل، قد، اَمَا، خرج، صار، کرب، علمت، ساء، ھذا، کیت، ھو، الذی، جوال، نوم، اقوال، مکرمون ، مضربات، احمد۔ بتائیں یہ کلمات کس قسم سے تعلق رکھتے ہیں۔ مثلاً: زیدٌ۔ یہ اسم ہے، معرب ہے، معرفہ ہے، مذکر ہے، واحد ہے۔

قد تم بحمد اللہ تعالیٰ الدرس الرابع و یلیہ الخامس

(5)سبق:نحو کا اجراء:

اجراء کرنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ آپ چند منٹ میں پوری نحو کو اجمالی طور پر دہرا لیں، بنیادی تقسیمات اور اقسام ذہن میں منقش ہو جائیں۔ نحو کو ہمیشہ کے لیے یاد رکھنے کا یہ ایک شاٹکٹ راستہ ہے کہ آپ کم از کم ہر ہفتہ اپنے سامنے چند مثالیں رکھیں جو کلمہ کی قسام اور آگے سب تقسیمات کو جامع ہوں پھر ان پہ اجراء کریں۔ اس سے ان شاء اللہ تعالیٰ آپ کی نحو مضبوط رہے گی اور ساتھ ساتھ پختگی بھی آجاتی جائے گی۔ کوشش کی جائے کہ مثالیں جدید اور نئی ہوں تاکہ ذہن میں وسعت پیدا ہو۔ اجراء النحو کی بحث ایک عام اور متداول بحث ہے جو آسانی سے نقشہ جات کی صورت میں ہم کہیں سے بھی تلاش کر سکتے ہیں اس لیے یہاں ہم نقشہ جات کے بجائے سوالات کے زریعے نحو کا اجراء لکھتے ہیں۔

مرکب کا اجراء:

آیئے ہم مثال لیتے ہیں: زید قائم

پہلا اس پہ سوال ہو گا یہ لفظِ موضوع ہے یا مہمل؟

جواب: موضوع ہے۔

پھر سوال ہو گا یہ مفرد ہے یا مرکب؟

جواب: مرکب۔

پھر سوال ہو گا یہ مرکب مفید ہے یا غیر مفید؟

جواب: مرکب مفید۔

پھر سوال ہو گا یہ جملہ خبر یہ ہے یا انشائیہ ؟

جواب: جملہ خبر یہ۔

پھر سوال ہو گا جملہ اسمیہ خبر یہ ہے یا جملہ فعلیہ خبر یہ ؟

جواب: یہ جملہ اسمیہ خبر یہ ہے، کیونکہ پہلی جز اسم ہے۔

اگر زید قائم کے بجائے غلامُ زیدٍ ہو تو پھر جہاں ہم نے جواب دیا مرکب مفید وہاں جواب ہو گا مرکب غیر مفید۔

پھر سوال ہو گا یہ مرکب غیر مفید کی کونسی قسم ہے؟

جواب: مرکب اضافی۔

مفرد کا اجراء:

حرف کا اجراء:

حرفِ مِن کا اجراء:

سوال: مِن لفظِ موضوع ہے یا مہمل ؟

جواب: موضوع۔

سوال: مفرد ہے یا مرکب؟

جواب: مفرد۔

سوال: اسم ہے، فعل ہے یا حرف؟

جواب: حرف۔

سوال: حروف عاملہ سے ہے یا غیر عاملہ سے؟

جواب: حروف عاملہ سے ہے۔

سوال: حروف عاملہ کی سات قسموں میں سے کونسی قسم ہے؟

جواب: پہلی قسم حروف جارہ میں سے ہے۔

اگر مِن کے بجائے "قد" ہوتا تو پھر جہاں جواب دیا حروف عاملہ، وہاں کہیں گے غیر عاملہ سے ہے۔

سوال: حروف غیر عاملہ کی 16 قسموں میں سے کونسی قسم ہے؟

جواب: حرف توقع۔

فعل کا اجراء:

سوال: ضَرب لفظِ موضوع ہے یا مہمل؟

جواب: لفظ موضوع۔

سوال: مفرد ہے یا مرکب؟

جواب: مفرد ہے۔

سوال: اسم ہے، فعل ہے یا حرف؟

جواب: فعل۔

سوال: متصرف ہے یا غیر متصرف؟

جواب: متصرف۔

سوال: یہ فعل تام ہے، فعل ناقص ہے یا فعل مدح وذم؟

جواب: فعل تام۔

سوال: فعل لازم ہے یا فعل معتدی؟

جواب: فعل معتدی۔

سوال: فعل متعدی کی کونسی قسم ہے؟

جواب: متعدی بیک مفعول۔

اسم کا اجراء:

سوال: لفظِ زیدٌ موضوع ہے یا مہمل؟

جواب: موضوع۔

سوال: مفرد ہے یا مرکب؟

جواب: مفرد۔

سوال: اسم ہے، فعل ہے یا حرف؟

جواب: اسم۔

سوال: معرب ہے یا مبنی؟

جواب: معرب۔

سوال: معرفہ ہے یا نکرہ؟

جواب: معرفہ۔

سوال: مذکر ہے یا مؤنث؟

جواب: مذکر۔

سوال: واحد ہے، تثنیہ ہے یا جمع؟

جواب: واحد

سوال: اسم متمکن کی 16 قسموں میں سے کونسی قسم ہے؟

جواب: پہلی قسم مفرد منصرف صحیح۔

سوال:ھذا معرب ہے یا مبنی؟

جواب: مبنی۔

سوال:ھذا مبنی الاصل ہے یا مشابہ مبنی الاصل؟

جواب: مشابہ مبنی الاصل۔

سوال: مشابہ مبنی الاصل کی کونسی قسم ہے؟

جواب: اسم غیر متمکن۔

سوال: اسم غیر متمکن کی سات قسموں میں سے کونسی قسم ہے؟

جواب: اسم اشارہ۔

(5) سبق کی مشق:

علم، مسلمون، منصرات، اقوال، کان، اوشک، اِنَّ، یا، اضرب، نصر خالد۔

ان کلمات سے اجراء کریں۔

بحمد اللہ تعالیٰ قد تم الدرس الخامس ویلیہ السادس و السابع

(7،6)سبق:قواعد النحو

اسم کے قواعد

مبتدا اور خبر کے قواعد

1. **قاعدہ نمبر:** اگر معرفہ کے بعد نکرہ آجائے تو معرفہ کو مبتدا اور نکرہ کو اس کی خبر بناتے ہیں جیسے: زید قائم (زید کھڑا ہے)، زید مبتدا، قائم خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

2. **قاعدہ نمبر:** اگر معرفہ کے بعد جار مجرور آجائے تو معرفہ کو مبتدا اور جار مجرور کو کسی کے متعلِق کر کے اس کی خبر بناتے ہیں جیسے: زید فی الدار (زید گھر میں ہے)، "زید" مبتدا، "فی الدار" جار مجرور "موجود" کے متعلق ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

نوٹ: جار مجرور کا متعلَق (بفتحِ اللام) عموماً "کون، حصول، ثبوت اور وجود" میں سے کوئی ایک نکالتے ہیں۔

3. **قاعدہ نمبر:** اگر معرفہ کے بعد جملہ آجائے تو معرفہ کو مبتدا اور جملہ کو خبر بناتے ہیں جیسے: زید قام (زید کھڑا ہے)، زید مبتدا، قام فعل، اس میں "ھو" ضمیر فاعل، فعل اپنے ھو ضمیر فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر زید مبتدا کی خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

4. **قاعدہ نمبر:** شروع میں جار مجرور آجائے اس کے بعد اسم آجائے تو جار مجرور کو کسی کے متعلِق (بکسر اللام) کر کے خبر بناتے ہیں اور بعد والے اسم کو مبتدا مؤخر بنائیں گے جیسے: فی الدار رجل (گھر میں مرد

ہے)، "فی الدار" کائنٌ کے متعلق ہو کر "خبر مقدم"، رجلٌ "مبتد مؤخر"، مبتدا مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

5. قاعدہ نمبر: لفظِ نحو "نحوہ" اور مثل "مثلہ" مبتدا محزوف کی خبر بنتا ہے جیسے: الباء للاستعانة نحو كتبت بالقلم (باء استعانت کے لئے ہے اس کی مثال کتبتُ بالقلم کی مثل ہے)، الباء مبتدا، للاستعانۃ جار مجرور "ثابت" کے متعلق ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا "نحو" مضاف، کتبت بالقلم مرادِ لفظ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر "نحوہ" مبتدا محذوف کی خبر، نحوہ مرکب اضافی ہو کر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

6. قاعدہ نمبر: اجمال کے بعد تفصیل آئے تو تفصیل میں تین اعراب پڑھ سکتے ہیں: 1-مبتدا کی خبر، 2-اعنی فعل کا مفعول بہ، 3-ماقبل سے بدل جیسے: الكلمة على ثلاثة اقسام اسم و فعل و حرف (کلمہ کی تین قسمیں ہیں یعنی اسم فعل اور حرف)۔

پہلی ترکیب: الکلمۃ "مبتدا"، "علی" حرف جار، ثلاثۃ ممیز مضاف، اقسام تمیز مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر "مبدل منہ"، اسم معطوف علیہ، واؤ حرف عطف، فعل معطوف اول، حرف معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے معطوفات سے مل کر "بدل"، مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر "علی" جار کا مجرور، جار مجرور مل کر "ثابتۃ" کے متعلق ہو کر "الکلمۃ" مبتدا کی خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

دوسری ترکیب: "الکلمۃ علی ثلاثۃ اقسام" کی ترکیب الگ کریں گے، اسم و فعل و حرف عطف کے زریعے "ھو" مبتدا محذوف کی خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تیسری ترکیب: "الکلمۃ علی ثلاثۃ اقسام" کی ترکیب الگ ہو گی، اسماو فعلاو حرفا عطف کے زریعے "اعنی" فعل کا مفعول بہ، فعل اپنے "انا" ضمیر فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

نوٹ: مبدل منہ اور بدل کے ترجمہ کے درمیان لفظ "یعنی" آتا ہے۔

❖ **نوٹ:** مبتدا اور خبر دونوں ہمیشہ مرفوع ہوتے ہیں اور دونوں میں عامل معنوی ہوتا ہے جیسے: زید قائم، اگر خبر جملہ وغیرہ ہو تو پھر محلاً مرفوع ہو گی جیسے: زید قام۔

❖ **نوٹ:** مبتدا اور خبر جب کہ خبر مشتقی ہو دونوں میں مطابقت (یعنی تذکیر و ثانیت اور واحد تثنیہ جمع) ضروری ہے یعنی اگر اول واحد ہے تو ثانی بھی واحد، اگر اول تثنیہ ہے تو ثانی بھی تثنیہ، اگر اول جمع ہے تو ثانی بھی جمع، اگر اول مزکر ہے تو ثانی بھی مزکر اگر اول مؤنث ہے تو ثانی بھی مؤنث ہو گا جیسے: زید قائم ، زیدان قائمان ، زیدون قائمون۔

ترجمہ کا طریقہ:

پہلے مبتدا کا ترجمہ ہو گا پھر خبر کا اور مبتدا و خبر کے ترجمہ کے بعد "ہے" یا "ہیں" یا "ہو" "ہوں" میں سے کوئی حرف مناسبت کے اعتبار سے آئے گا جیسے: زید قائم (زید کھڑا ہے)، زیدان قائمان (دو زید کھڑے ہیں)۔

موصوف صفت کے قواعد

1. **قاعدہ نمبر:** دو اسم معرفہ آجائیں تو اکثر موصوف اور صفت بنتے ہیں جیسے:جائنی الرجل العالم (میرے پاس ایسا شخص آیا جو عالم ہے) ، جاء فعل ، نون وقایہ ، ی ضمیر متکلم مفعول بہ، الرجل فاعل موصوف، العالم صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر "جاء" فعل کا فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا،–اور– کبھی مبتدا و خبر بھی بنتے ہیں جیسے:الله الهنا (اللہ ہمارا الٰہ ہے)، لفظِ اللہ مبتدا، الٰھُنا مرکب اضافی ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

2. **قاعدہ نمبر:** دو اسم نکرہ آجائیں تو ہمیشہ موصوف اور صفت بنتے ہیں جیسے:جائنی رجل عالم (میرے پاس ایسا شخص آیا جو عالم ہے)، جاء فعل، نون وقایہ، ی ضمیر متکلم مفعول بہ، رجل فاعل موصوف، عالم صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر "جاء" فعل کا فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

3. **قاعدہ نمبر:** جب زیادہ اسماء معرفہ آجائیں تو پہلے کو موصوف اور بقیہ بالترتیب صفت اول، ثانی ثالث وغیرہ بنتے جائیں گے جیسے : بسم الله الرحمن الرحيم (اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا)، باء حرف جار ، اسم مضاف، لفظِ اللہ مضاف الیہ موصوف ، الرحمن صفت اول ، الرحیم صفت ثانی ، موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر "باء" جار کا مجرور ، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا "اَشرعُ" فعل محذوف کے، اشرع فعل، انا ضمیر فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلِق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا لفظاً اور انشائیہ ہوا معناً۔

4. **قاعدہ نمبر:** ایک اسم مضاف ہو ضمیر کی طرف اس کے بعد معرَف بالام آجائے تو مضاف اور مضاف الیہ کو موصوف اور معرف بالام کو صفت بناتے ہیں جیسے:الحمدَ لله على نعمائه الشاملة (تمام تعریفیں

اللہ کے لئے ہیں اس کی ایسی نعمتوں پر جو شامل ہونے والی)، الحمد مبتدا، لام حرف جار، لفظِ اللہ مجرور، جار مجرور متعلق ہوا ثابت کے، علی حرف جار، نَعماء مضاف، ہ ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر موصوف، الشاملۃ صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر "علی" جار کا مجرور، جار مجرور متعلق ہوا مذکورہ ثابت کے، ثابت اپنے متعلقین سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا لفظاً اور انشائیہ ہوا معناً۔

5. **قاعدہ نمبر:** نکرہ کے بعد جملہ آجائے تو نکرہ کو موصوف اور جملہ کو صفت بناتے ہیں جیسے: جائنی رجل قام ابوہ (میرے پاس ایسا مرد آیا جس کا باپ کھڑا ہے)، جاء فعل، نون وقایہ، ی ضمیر متکلم مفعول بہ، رجل فاعل موصوف ، قام فعل، ابوہ مرکب اضافی ہو کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر رجل کی صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

6. **قاعدہ نمبر**: نام ماقبل کے لئے بدل اور مابعد کے لئے موصوف بنتا ہے جیسے: قال الشیخ عبد القاھر الجرجانی (شیخ عبدالقاہر جرجانی نے کہا)، قال فعل، الشیخ فاعل مبدل منہ، عبد مضاف، القاہر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر موصوف، الجرجانی صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر بدل، مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر "قال" فعل کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

7. **قاعدہ نمبر:** بن، ابن، بنت، ابنۃ ماقبل کے لے صفت اور مابعد کے لئے مضاف بنتے ہیں جیسے: قال ابوحنیفہ نعمان بن ثابت (ابو حنیفہ نعمان بن ثابت نے فرمایا)، قال فعل، ابو حنیفہ فاعل مبدل منہ، نعمان بدل موصوف، بن صفت مضاف، ثابت مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر صفت،

موصوف اپنی صفت سے مل کر بدل، مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

8. **قاعدہ نمبر:** درمیان کلام میں معرفہ کے بعد جار مجرور آئے تو معرفہ کو ذوالحال اور جار مجرور کو کسی کے متعلق کر کے حال بناتے ہیں اور اگر درمیان کلام میں نکرہ کے بعد جار مجرور آئے تو نکرہ کو موصوف اور جار مجرور کو کسی کے متعلق کر کے صفت بناتے ہیں۔

نوٹ : موصوف کا اعراب عامل کے مطابق ہوتا ہے اور صفت کا اعراب ہمیشہ موصوف کے مطابق ہوتا ہے، اگر صفت جملہ ہو تو اعراب محلی ہوگا جیسے: جائنی رجل قام ابوہ (میرے پاس ایسا مرد آیا جس کا باپ کھڑا ہے)، اس میں "قام ابوہ" والا جملہ، رجل کی صفت ہے اور یہ جملہ محل مرفوع ہے کیونکہ جملہ کا اعراب محلی ہوتا ہے لفظی نہیں کما ھو لا یخفی علی الفطین۔

ترجمہ کا طریقہ:

موصوف کا ترجمہ پہلے کرتے ہیں بعد میں صفت کا، اور موصوف صفت کے ترجمہ کے درمیان ایسا جو، ایسے جو، ایسی جو اکثر آتا ہے جیسے: جائنی رجل عالم (میرے پاس ایسا مرد آیا جو عالم ہے)، جائنی رجلان عالمان (میرے پاس ایسے دو مرد آئے جو عالم ہیں)، الحمدُ للہ علی نعمائہ الشاملۃ (تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اس کی ایسی نعمتوں پر جو شامل ہونے والی)۔

مضاف مضاف الیہ کے قواعد

1. **قاعدہ نمبر**: ایک اسم نکرہ آجائے اس کے بعد معرفہ آئے تو نکرہ کو مضاف اور معرفہ کو مضاف الیہ بناتے ہیں جیسے:غلام زید(زید کا غلام)،غلام مضاف،زید مضاف الیہ۔

2. **قاعدہ نمبر** : جب زیادہ اسماء نکرہ آجائیں اور ان کے بعد معرفہ ہو تو اسماء نکرہ میں سے پہلے نکرہ کو مضاف اور بقیہ مضاف الیہ مضاف بنتے جائیں گے، معرفہ مضاف الیہ بنے گا جیسے:افضل علماء الانام (زمانہ کے علماء سے افضل)، افضل مضاف، علماء مضاف الیہ مضاف، الانام مضاف الیہ۔

نوٹ:مضاف کا اعراب عامل کے مطابق ہوتا ہے اور مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔

ترجمہ کا طریقہ :

مضاف الیہ کا ترجمہ پہلے ہو گا، مضاف کا بعد میں اور مضاف، مضاف الیہ کے ترجمہ کے درمیان " کا ،کی ،کے "میں سے کوئی حرف عموماً آتا ہے جیسے:غلام زید (زید کا غلام)۔

فعل کے قواعد

1. **قاعدہ نمبر** : فعل میں کل چودہ صیغے استعمال ہوتے ہیں ان میں سے بارہ صیغوں کا فاعل تلاش کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ ان کا فاعل ہمیشہ ان کے ساتھ ہوتا ہے،لہذا بعد میں اگر اسم آجائے تو اس کو منصوب پڑھیں گے کیونکہ وہ فاعل ہیں نہیں ہو گا بلکہ منصوبات میں سے کوئی ہو گا اور عموماً

مفعول ہوتا ہے اور دو بقیہ صیغے یعنی واحد مذکر غائب اور واحد مؤنث غائب کبھی ان کا فاعل اندر ضمیر پوشیدہ ہوگی اور کبھی اسم ظاہر ہوگا۔

2. **قاعدہ نمبر :** اگر یہ دو صیغے ابتدائے کلام میں ہوں تو ان کا فاعل اسم ظاہر ہوگا اور اگر درمیان کلام میں ہوں تو اکثر ان کا فاعل اندر ضمیر پوشیدہ ہوگی جیسے: ضرب زید (زید نے مارا)، ضرب فعل، زید فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا، زید ضرب عمرواً (زید نے عمرو کو مارا)، زید مبتدا، ضرب فعل، ھو ضمیر فاعل زید کی طرف راجع، عمرواً مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر "زید" مبتدا کی خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

3. **قاعدہ نمبر:** "سمیٰ یسمی "اگر معروف ہو تو اس کے دو مفعول آئیں گے، اگر مجہول ہو تو ایک مفعول آئے گا جیسے: سمی الطفلَ زیداً (اس نے بچے کا نام زید رکھا)، سمی فعل، ھو ضمیر اس کے اندر فاعل، الطفلَ مفعول بہ اول، زیداً مفعول بہ ثانی، فعل اپنے ھو ضمیر فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا، سُمی الطفلُ زیدا (بچے کا نام زید رکھا گیا)، سُمی فعل مجہول، الطفلُ نائبُ الفاعل، زید مفعول بہ، فعلِ مجہول اپنے نائب الفاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

4. **قاعدہ نمبر:** جَعل اگر "خلق" کے معنی میں ہو تو اس کا ایک مفعول آئے گا اور اگر "صیَّر" کے معنی میں ہو تو اس کے دو مفعول آئیں گے، اکثر یہ صیَّر کے معنی میں ہوتا ہے جیسے: ﴿ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ وَجَعَلَ ٱلظُّلُمَٰتِ وَٱلنُّورَ ۖ ثُمَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ ۝١﴾ اس آیہ کریمہ میں خلق کے معنی میں ہے، ﴿وَمَا جَعَلَهُ ٱللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ

قُلُوبُكُم بِهِۦۗ وَمَا ٱلنَّصۡرُ إِلَّا مِنۡ عِندِ ٱللَّهِ ٱلۡعَزِيزِ ٱلۡحَكِيمِ ﴿١٢٦﴾ اس آیت مبارکہ میں صیر کے معنی میں ہے۔

5. **فعل لازم کو متعدی کرنے کا طریقہ** یہ ہے کہ اس کو باب "افعال، تفعیل، استفعال، مفاعلہ" میں سے کسی ایک کی طرف پھیر دیں یا مناسب حرف جر کے زریعے متعدی کریں گے جیسے: جلس الطفل سے اجلست طفلا ، اجتمع القومُ سے اجتمعت بالقوم۔

6. **فعل متعدی کو الزم بنانے کا طریقہ:** اس کو افعال، تفعیل، مفاعلہ، استفعال سے مجرد کی طرف پھیر دیں جیسے: اجلست طفلاسے جلس الطفل اجتمعت بالقوم سے اجتمع القوم۔

7. باب "انفعال" لازم ہوتا ہے اور باب "افعال، تفعیل، استفعال" متعدی ہوتے ہیں۔

8. لفظ "قد" اگر ماضی پر آئے تو تحقیق کے لیے ہو گا جیسے: قد ضرب (تحقیق اس نے مارا)، قد حرف تحقیق، ضرب فعل، اس میں ھو ضمیر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا، اور اگر مضارع پر آئے تو اکثر تحقیق مع التقلیل کے لئے ہو گا جیسے: قد یضرب (تحقیق کبھی وہ مارتا ہے)، قد حرف تحقیق، یضرب فعل، ھو ضمیر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ کا طریقہ:

پہلے فاعل کا ترجمہ کرتے ہیں، پھر مفعول بہ کا ترجمہ کرتے ہیں، آخر میں فعل کا ترجمہ کرتے ہیں ،اور فاعل کے ترجمہ میں اکثر "نے" اور مفعول کے ترجمہ میں "کو" آتا ہے جیسے: ضرب زید عمروا

(زید نے عمرو کو مارا)، نصر زید عمروا (زید نے عمرو کی مدد کی)۔

درج ذیل الفاظ ترکیب میں مفعول مطلق واقع ہوتے ہیں:

اتفاقا ، اجماعا، ایضا، بتا ،بعدا ،حتما، حقا ، سعیا، شکرا ،فضلا، عجبا،کثیرا ،بناء ،جزاء ، قطعا ،عفوا ۔

درج ذیل الفاظ ترکیب میں حال واقع ہوتے ہیں:

وحدہ ،تعالیٰ ، حال ، اصطلاحا ، لغۃ ، بغتۃ ، خصوصا ، بابا ، جمیعا ،جہرا ، عوضا ، طوعا ، عینا، کافۃ ، وحدانا ، بندا ۔

درج ذیل الفاظ ترکیب میں ظرف زمان واقع ہوتے ہیں :

ابدا ،آنفا ،اولاً، بکرۃ ، بین۔

درج ذیل الفاظ ترکیب میں ظرف مکاں واقع ہوتے ہیں :

تحت ،فوق ، جانبا، قبل اماماً۔

درج ذیل الفاظ ترکیب میں منصوب بنزع الخافض ہوتے ہیں :

اصل (فی الاصل)،غالباً (فی الغالب)

نوٹ: اگر ان حروف کی مثالوں کے ساتھ مزید تفصیل دیکھنی ہو تو موسوعۃ النحو کی طرف مراجعت کریں۔

قد تم الدروس کلھا بحمد اللہ تعالیٰ و ﷺ ۔۔۔ کتبہ: العبد الفقیر احمد نواز قادری عطاری جلالی فریدی

16.07.2025 بروز بدھ